سوال

(287) مذاکرہ علمیہ بابت ظہار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذاکرہ علمیہ بابت ظہار

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذاکرہ علمیہ بابت ظہار

یہ مذاکرہ اہل حدیث مورخہ 3 صفر میں لکھا گیا تھا۔ جس پر کسی صاحب نے توجہ نہیں کی صرف ایک بزرگ مولوی محمد حیدر صاحب (موضع بھرو کے متصل وزیر آباد پنجاب) کا مضمون آیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف ایک مسن بزرگ ہیں۔ جناب حافظ صاحب مرحوم وزیر آبادی کے دوستوں میں سے ہیں۔ اس لئے عزت کے ساتھ آپ کا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ مذاکرہ میں سوال یہ تھا کہ 1۔ کہ اظہار کی حقیقت کیا ہے۔ 2۔ بغیر ماں کسی اور محرمہ سے تشبیہ کا کیا حکم ہے۔ 3۔ آیت ظہار میں یعودون لما قالوا کے کیا معنی ہیں۔ عود بصلہ لام کے چند شواہد قرآن سے بتائے گئے تھے جن کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ کہہ کر پھر وہی کہنا پس جو صاحب اس مذاکرہ پر کچھ لکھیں۔ وہ پہلے اس مضمون کو بغور پڑھیں۔ کیونکہ اس میں اقوال پر مدار بحث نہیں رکھا گیا بلکہ بشواہد قرآنی تحقیق پر مدار ہے مولوی صاحب موصوف کا مضمون یہ ہے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

سوال اول۔ عورت کو ماں بہن کہنے سے ظہار ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ ظہار ہو جاتا ہے۔ شاہ عبد القادر صاحب قرآن مجید کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ جو لوگ ماں کہہ بیٹھے اپنی عورتوں کو وہ نہیں ان کی مایئں "اوراس کے فائدے میں فرمایا ہے۔ اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔ انتھی

اور مجھے یہ بھی یاد ہے۔ کہ شیخ محی الدین لاہوری مصنف بلاغ المبین وغیرہ نے ترجمہ بلوغ المرام میں ماں بہن کہنے کو بھی ظہار قرار دیا ہے۔ مولوی وحید الذمان نے لکھا ہے۔

الطلاق الصریح کانت طالق مطلقۃ وطلقتک لایحتاج الی النیۃ اذا عرف معناہ یقع ولو ہازلا اولا عبا دقیل یحتاج الی النیۃ ایضا وکذالک کل لفظ جري في عرف لنناس للطلاق یقع بہ مع النیۃ انتھی

راقم کہتا ہے لیسے ہی عرف میں جس لفظ سے ظہار بن سکے ۔ وہ ظہار ہے ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں زادالمعاد میں ۔

فعلم انہ فرد الناس الی ما یتعارفونہ صلاقا فاہی لفظ جري في عرفہم بہ وقع بہ الطلاق مع النیۃ والالفاظ لاترادلعینہا بل للدلالۃ علی مقاصد لالفظہا انتہی

اس عبارت میں بھی رواج کا لحاظ ہے ۔ جولفظ رداجا طلاق جانا جائے اس سے طلاق ہوجاتا ہے ۔

علی ہذالقیاس فاذاتکلم بلفظ دال علی معنی وقصد بہ ذالک المعنی یترتب علیہ حکمہ ظہار سمجھنا چاہیے ۔فتح لقدیر حاشیہ ہدایہ میں لکھا ہے ۔

روی ابوداؤد عن ابی تیمیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لامراتہ یااختہ فکرہ ذالک ونہی عنہ ونحن نعقل ان معنی النہی ہوانہ قریب من التشبیہ المحللہ بالمحرمۃ الذي ہوالظہار ولولاہذالحدیث لامسکن ان یقال ہوظہارلان التشبیہ فی انت امی قوي منہ مع بزکر الارادۃ ولفظ اختہ فی یااختہ استعارۃ بلاشک ومبنتۃ علی التشبیہ لکن الحدیث الذکورہ افادکونہ لیس بظہارحیث لم یبین حکما سوي الکراہتہ والنہی عنہ فعلم انہ لابدفی کونہ ظہارامن التصریح باداہ التشبیہ شرعا

راقم کہتا ہے ۔ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے خلاصہ مطلب یا قرار دیا کہ انت امی اوسر یااختہ میں تشبیہ ہے ۔ اور ظہار بن سکتا ہے ۔ لیکن جب پیغمبر ﷺ نے اس کو ظہار نہیں بتایا صرف منع کردیا ہے ایساہ انت امی ظہار نہیں بن سکتا ۔ حالانکہ انت کامی سے تشبیہ اقوی ہے ۔ توگویا پیغمبر ﷺ کی تقریر کی رو سے صرف تشبیہ کا ہونا ضروری ہے ۔ جیسے کامی یا کظہرامی سے لیا ۔ جو نص میں وارد ہے ۔ اور صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے ۔ کہ پیغمبر ﷺ نے جب یااختہ کو ظہار قرار نہیں دیا گویا تشبیہ ہے تو یہ ظہار نہیں پیغمبر ﷺ کی بابت کافی ہے ۔ اور علاوہ ام کے اور محرمات کو ظہار میں شامل کرنا ضروری بھی نہیں ۔ اور انت امی اس واسطے ظہار ہے کہ عرف میں اس سے آدمی کامی یا کظہرامی کام لیتے ہیں ۔ اور عرف کا لحاظ موقعہ مناسب پر بالکل ضروری اور پر ضروری ہے اور پیغمبر ﷺ کا اس کے متعلق کوئی حکم ظہار نہ ہونے کا بھی نہیں غرض ہر طرح سے انت امی ظہار ہے ۔

سوال دوم ۔ ماں کے علاوہ کسی اور محرمات کو تشبیہ دینا ظہار ہے یا نہیں ؟

جواب وبہ التوفیق ۔ ظہار نبیں نہج المقبول من شرائع الرسول میں لکھا ہے کہ وتشبیہ زوجہ بدختر وخواہر یا بچیز ہے از نیہا خارج از معنی نص است اگرچہ معنی حرمت موجود است وقیاس بجا مع حرمت درخور قبول نیست وتوسیع ایں دائرہ خرور نہ بلکہ اقتصاد برمورنص کافی است وآن امہات ازنسب اند ۔ انتہی

راقم ۔ خیالی وجوہات سے اپنے اوپر بوجھ ڈالنا واجب نہیں ۔ ذرونی ماترکتم وغیرہ اس مسئلہ کی تایئد کرتا ہے ۔

سوال ۔ سوم ۔ یعودون لما قالوا کا کیا مطلب ہے ۔ ؟

جواب وباللہ التوفیق ۔ عرف الجادی من جنان ہدالہادی میں لکھا ہے کہ کہ وظاہر آن ست کہ مراد بعود رجوع اند مدلول حفظ ظہار است کہ آن تحریم زوجہ باشد چنانکہ برگشتن زن بسوئے خود خواہد خواہ وطی کنن یا نہ کن پس حصر بمعنی عود درارادہ بے وجہ است ص 128

تفسیر نیل المرام میں لکھا ہے ۔

ثم یعودون لما قالوا باالندرک ولتلافی کمافی قولہ ان تعودوا لمثلہ اي الی مثلہ الخ قال قال ال خفش للام بمعنی عن یرجعون عما قالواویریزون الوطی وقال الزجاج المعنی ثم یعودون ارادۃ الجماع من اجل ماقالوا قال الاخفش ایضا الایۃ فیہا تقدیم وتاخیر ولامعنیک والذین بظاہرون عن نسائہم ثم یعودون لما کانوا علیہ من لاجماع انتہی

روضۃ الندیہ میں لکھا ہے ۔

واختلفوا فی الدود ماہو فقال قتادۃ وسعید بن جبیر وابوحنیفہ واصحابہ انہ ارادۃ المیس لماحرم بالظہار لانہ اذاعاد فقد علامن عزم الترک الی عزم الفعل سواء فعل ام لاالخ

ماقال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ ھوامساک بعد الظہار حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بل ھوالمعزم علی الوطی انتہی بقدر الضرورت ایک حدیث میں ہے۔

تروجني وانا شابة مرغوب في فلما خلامني ونثرت بطني جعلني كامه عنده فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عندي ن امرك شي فقالت اللهم اني اشكواليك وروي انها قالت ان لي صبيه صغاران ضمتهم اليه ضاعواوان ضمتهم الي جاعوافترل القرآن الى اخرالحديث

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت ملاپ چاہتی تھی۔ اور مرد نے بھی کفارہ ملاپ کے واسطے دیا عودفی القول کا پتہ نہیں ملتا۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

ان سلمة بن صحز البياضا ہر ن امراته مدة شهر رمضان ثم واقعها ليلة قبل السلاخه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم انت بداك يا سلمة قال كنت انا بذاك يا رسول الله مرتين وانا صابر لامر الله فلحكم بما اراك الله

آگے یہ کہ اس کو کفارہ لگایا اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلمہ کا خیال ملاپ کا تھا۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

ان رجلااتى النبي صلى الله عليه وسلم قد ضاہر من امراته فوقع عليها فقال يا رسول الله انى ظاہرت من امراتى فوقعت عليها قبل ان اكفر قال فما حملك على ذالك يرحمك الله قال رايت خلخالها فى ضوء القمر قال فلا تقربها حتى تقول ما امرك الله

ایک اور حدیث میں ہے۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم فى المظاہر يواقع قبل ان يكفر فقال كفارة واحدة

ایک اور حدیث ہے۔ اس میں یہ ہے۔

ظاہرت من امراتى ثم وقعت عليها قبل ان اكفر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الم يقول الله من قبل ان يتماسا فقال اعجبتنى فقال امسك حتى تكفر

یہاں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عودفی الفعل ہے۔ فی القول نہیں۔ اس سے بڑھ کر عود کی تشریح کیا چاہیے۔ لفظ دہرانے کا کوئی پتہ نہیں۔ ظاہری جس طرف گئے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ حدیث قرآن مجید پر قاضی ہوتی ہے۔ مجمل مقام میں یا مفصل میں ایڈیٹر حدیث اور اقوال بزرگوں سے تو یہی ہوتا ہے کہ عود ملاپ وغیرہ ہے۔

کما بین من قبل من اقوال علماء الکرام اور اس أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ سے یہ مطلب لینا کہ عودفی القول ہے۔ درست نہیں۔ اس لئے کہ اس میں کہاں لکھا ہے۔ کہ نجوی کرنے والے بعینہ پہلے نجوی کے لفظ دہراتے تھے۔ وہ تو منہی عنہ مطلق نجوی دوبارہ کرتے تھے۔ آج اور کیا اور کیا اور واقعات کے خیال سے یہ صحیح ہے۔ کہ دشمن کبھی کسی طرح بدمعاشی کا خیال کرتا ہے۔ کبھی کسی طرح اور اگر یہ ہوتا۔ کہ لفظ اعادہ کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سائلوں سے دریافت فرماتے کہ تم نے دوسری دفعہ الفاظ دہرائے یا نہیں۔ اور سوال کا کہیں پتہ نہیں چلتا خلاصہ یہ کہ عودفی الفعل ہے۔ واضح ہو کہ پرچہ 17 صفر 1337 ہجری میں جو ماں بہن کہنے کو طلاق قرار دیا تھا۔ خلاف ہے یہ ظہار ہے۔ فی القول نہیں۔ اور مصنفوں کی رائے بھی اس کی تائید ہی کرتی ہے۔ مغلوب العقل غصہ کا اعتبار نہیں۔ باقی رہا متوسط اور ابتدائی اس میں اگر کہے گا۔ تو طلاق یہ معتبر نہیں کیونکہ ہوگا۔

احناف کرام کے مسائل بے شک حنفیوں کے نزدیک انت علی مثل امی یا کامی کہے تو یہی ہے کہ اگر کرامت کا ارادہ کرے تو کرامت اور ظہار کا ارادہ کرے تو ظہار اور اگر طلاق کا ارادہ کرے تو طلاق بائن اور اگر کوئی نیت کرے تو کچھ نہیں۔ یہ مضمون ہدایہ میں ہے۔ اور ان کے نزدیک انت امی یعنی ماں بہن کہنے سے ظہار نہیں ہوتا۔ فتح القدیر میں لکھا ہے۔

ففی انت امی لایکون مظاہرا

ان کے نزدیک کئی قسم کا اختلاف بھی ہے۔ کئی روایا موہوم ہیں کہ انت امی سے مظاہر بن سکتا ہے۔ مگر غالباً ان کے نزدیک اس لفظ سے ظہار نہیں۔ راقم ظہار ثابت کر سکتا ہے۔ ان شاء اللہ اور انت امی یعنی ماں بہن کہنے سے ظہار ثابت نہ کرنا سہو ہے۔ جو شخص مقاصد اور معانی اور عرف وغیرہ کا امکان نظر سے خیال کرے۔ وہ اسی سے ظہار سمجھ سکتا ہے۔ سرورق پر اس کا بیان کر دیا ہے۔ فانظروا الیہ حنفی عرف کے قائل ہیں۔ فتویٰ نور الہدیٰ میں ہے۔

قال صاحب الکتاب وہذا القول من محمد اصل جلیل فی الفقہ وہو ان یعتبر فی القیا لغہ کلا بلاد و عادتہ علی حسب ما تعارفوا واعتادط و تقا ہما فما ینھم فی عاداتہم وخطا باتہم ومقالاتہم فی الایمان وغیر ذالک

پھر جب انت امی سے انت کظھر امی کا کام لیا جاتا ہے۔ عرفاً تو انت امی کیوں ظہار نہ ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔ (مولوی محمد حید ر صدیقی) (اخبار اہلحدیث امرتسر 27 دسمبر 1918ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص291

محدث فتویٰ